آسان تجوید
تجوید القرآن سکھانے کے لیے آسان اور مختصر باتصویر کتاب
مرتبہ
سلمیٰ کوکب
ایشین ٹریڈرز 18- اردو بازار لاہور

کچھ کتاب کے بارے میں

ہمارے ملک کے طلبہ وطالبات اور عام مسلمان اس بات کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ قرآن پاک کو حسنِ تلفظ کے ساتھ پڑھنا کس قدر اہم ہے ''آسان تجوید'' قرات کے قواعد اور عام فہم بنانے کے لیے اکیسویں صدی کی ایک کوشش ہے اس قاعدے میں مخارج حروف تہجی کے ساتھ ہی دیے گئے ہیں اس عمل کو آسان اور دلچسپ بنانے کے لیے رنگین تصاویر شامل کی گئی ہیں ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی پہچان، ادائیگی اور مشق مہیا کی گئی ہے نیز یہ کتابچہ والدین اور اساتذہ کے لیے ایک گائیڈ بک کا کام دے گا جلد ہی یہ قاعدہ سی ڈی (C-D) پر بھی دستیاب ہوگا

مولفہ

آسان تجوید کی مرتبہ سلمٰی کوکب ڈی پنجاب سکول لاہور میں قرآن ٹیچر اور **النور** قرآن مرکز کی پرنسپل ہیں آپ نے مدرسۃ البنات فیصل آباد سے درسِ نظامی اور الشھادۃ القرآن والتجوید کی ڈگریاں حاصل کیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کے امتحان میں عربی اور اسلامیات کے مضامین میں نمایاں پوزیشن حاصل کی آپ ۱۹۷۲ء سے تجوید وقرات کی تعلیم سے وابستہ ہیں ۱۹۸۲ء میں آپ کی مرتبہ کتاب ''صلوۃ النبی'' شائع ہوئی تعلیم کے دوران آپ نے درجنوں مقابلہ حسن قرات میں پوزیشنیں اور شیلڈیں حاصل کیں۔

النور قرآن مرکز اعظم گارڈن لاہور آپا آمت الرشید صاحبہ کی قیادت میں بچیوں کو تجوید وقرات اور اسلامی تعلیمات کے کورسز کا اہتمام کر رہا ہے مرکز کی شاخیں لاہور میں مختلف مقامات پر کام کر رہی ہیں جہاں ہفتہ وار یا ماہانہ اجتماعات بھی ... ہوتے ہیں اور سینکڑوں بچیوں اور خواتین کی زندگی میں انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ۝
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۝
تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے
طلبہ/طالبات/عام مسلمانوں کو تجوید القرآن سکھانے کے لیے آسان اور مختصر باتصویر کتاب
ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی ادائیگی و مشق اور تجوید کے ضروری مسائل و قواعد
آسان تجوید
مرتبہ
سلمیٰ کوکب
(اساتذہ اور والدین کے لئے بطور گائیڈ بک)
ایشین ٹریڈرز 18- اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا نام ______________________________ ہے۔

یہ ''میری کتاب'' ہے۔

فہرست

رسالہ آسان تجوید کا مطالعہ کیا مصنفہ نے بچوں کی نفسیات کا بھی خیال رکھا ہے اور آسان بنانے کیلئے بڑی محنت کی ہے اس محنت کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور امت مسلمہ کیلئے مفید تر بنائے آمین

الحمد للہ کما یلیق لشانہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمّد وآلہ وصحبہ ومن تبعھم الی یوم الدین - وبعد

الاخت العزیزہ سلمہ کو کب کی سعی آسان تجوید کی شکل میں نظر سے گزری بالاستیعاب بادی النظر سے مطالعہ کیا الحمد اللہ اچھی کوشش ہے پیارے انداز میں بچوں اور بڑوں کیلئے عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے باتصویر بنا کر اسکو مزید سہل اور دلچسپ بنا دیا گیا ہے۔ خواتین میں یہ محنت بہت کم دیکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور تمام بنات وخواتین اسلام کیلئے اسکو مفید بنائے - اور اپنے اور والدین واساتذہ کیلئے اسکو صدقہ جاریہ بنائے

محمد عزیز

مدیر ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

ادارۃ المساجد المشاریع الخیریہ لاہور - پاکستان

۲۹-۱-۲۰۰۱

علم التجوید کی اہمیت

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا

(ترجمہ) ہم نے قرآن کریم کو (بواسطہ جبریل) ترتیل کے ساتھ۔ اپنے رسول ﷺ کو پڑھ کر سنایا۔

اور دوسری جگہ فرمایا : وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

(ترجمہ) قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (اطمینان) کے ساتھ پڑھو۔

اور تیسری جگہ فرمایا: وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ

(ترجمہ) قرآن کریم کو ہم نے صاف صاف اور واضح انداز میں ترتیل کے ساتھ اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ترتیل کے ساتھ پڑھ کر سنائیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''ترتیل'' کے معنی پوچھے گئے تو آپؓ نے فرمایا:

اَلتَّرْتِيْلُ: هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ

یعنی: حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے

مذکورہ آیات سے ''ترتیل'' کی عظمت و اہمیت اور اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ اور اس علم کی فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن آیتوں میں ''ترتیل'' کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ نیز اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ بھی قرآن ترتیل سے پڑھا کریں۔ اور لوگوں کو بھی ترتیل سے پڑھائیں۔ اور ان کو ترتیل ہی کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں۔

چناچہ آیات (وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰہُ) اور (رَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا)

میں ترتیل کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ ہم نے ترتیل کے ساتھ پڑھا اور سنایا ہے اور (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا) میں نبی کریم ﷺ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا، اور (لِتَقْرَاَہٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکْثٍ) میں ترتیل کے ساتھ پڑھانے کا حکم ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ قرآن کریم جس طرح اُترا ہے اُسی طرح پڑھا جائے۔

قرآن کریم خالص عربی زبان میں اترا ہے۔ اس لیے اس کا لب ولہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہیے اور "فنِ تجوید" عربوں کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا

قرآن مجید کو عربوں کے لب ولہجہ کے مطابق پڑھو (بیہقی، زرین)

یعنی اُن کی طرح مخارج وصفات ادا کرو اور یہی "فنِ تجوید" ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا

قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ خوبصورت آواز سے قرآن کریم کے حُسن میں اضافہ ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ ہر زبان کا ایک لب ولہجہ ہوتا ہے، قرآن مجید جب تک عرب میں رہا، اس کی ادا میں کوئی عیب اور بھونڈا پن نہیں آیا۔ پھر عرب سے نکل کر عجمیوں میں پہنچا۔ تو انہوں نے اس کو اپنی اپنی زبانوں کے لب ولہجوں پر پڑھنا شروع کیا۔ جس سے قرآن حکیم کی عربیت مجروح ہوئی، اسی وقت سے علماءِ اسلام کو حُروف کے مخارج وصفات کی توضیح کی ضرورت پیش آئی۔ ان قواعد کی پابندی شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں ضروری قرار دی گئی، تا کہ دنیائے اسلام کے عامتہ المسلمین قرآن حکیم کی عربیت اور اس کے لب ولہجہ کو زیادہ سے زیادہ سنواریں۔

حافظ ابنِ جزریؒ فرماتے ہیں۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

اور تجوید کے مطابق عمل (تلاوت میں) ضروری لازم ہے۔ جو شخص قواعدِ تجوید سے قرآن نہ پڑھے گنہگار ہے۔

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَیْنَا وَصَلَا

کیونکہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تجوید ہی کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور اسی شان سے اللہ تعالیٰ سے ہم تک وہ پہنچا ہے۔

قاری اظہار احمد تھانویؒ فرماتے ہیں

قرآن عربی لب ولہجہ میں نازل ہوا، جو عام اہل عرب اور خالص عربی زبان والوں کا ہر قسم کی بوئے عجمیت سے پاک لب ولہجہ تھا۔ اِسی لب ولہجہ میں آنحضرت ﷺ نے

پڑھا اور یہی لب ولہجہ آگے بھی قرآن کے ناقلین کے تواتر کے ساتھ قائم رہا چنانچہ تمام متواتر قراءتیں تجوید کے ساتھ منتقل ہوئیں۔

خلاصہ یہ ہے: کہ جس طرح قرآن مجید کو تجوید یعنی عمدہ ادائیگی کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اسی طرح اس کے "مرادی معانی" سمجھنے کے لئے "علم وقف وابتداء" کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

بس اللہ سبحانہ، کی رضا اسی میں ہے کہ قرآن مجید کو کامل تجوید اور حسن تلفظ کے ساتھ پڑھا جائے۔ اور اسی میں انسان کی کامیابی ہے۔

باری تعالیٰ! قرآنِ مقدس کی تحسین وتصحیح کو ترقی نصیب فرما، اور اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرما۔ قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کا شوق رکھنے والوں، صغار، کبار دونوں کے لئے اس کتابچہ کو کماحقہ مفید بنا۔ اور میرے لئے اور میرے والدین واساتذہ کرام کے لئے زادِ آخرت اور ذریعہ نجات بنا۔

آمین ثم آمین یا ربَّ العالمین!

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

خادمہ النور قرآن مرکز

سلمیٰ کوکب

پیارے بچو! ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زبان عربی تھی اور قرآنِ حکیم اسی زبان میں نازل ہوا۔ جنت میں بھی یہی زبان بولی جائے گی۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کے لیے اس بات کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ: عربی زبان میں ہر حرف کی آواز جداگانہ ہوتی ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے، جیسے **ذَلَّ** (وہ ذلیل ہوا) **زَلَّ** (وہ پھسلا) **ظَلَّ** (وہ گیا) **ضَلَّ** (وہ گمراہ ہوا)

ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو "تجوید" کہتے ہیں اور یہ دراصل رسول اللہ ﷺ کے لب ولہجہ کو محفوظ کرنے کا نام ہے

لہٰذا اب اگر تم چاہتے ہو کہ قرآن مجید کو اُسی طرح پڑھیں جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے، تاکہ ہمیں قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملیں۔ اور اللہ پاک ہم سے خوش ہو جائیں تو پھر تمام اسباق کو اچھی طرح سمجھ لو اور اُن کے مُطابق پڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

ابتدائی ہدایات

قرآن کریم کو اس کی اصل زبان عربی میں پڑھیں۔

قرآن مجید اہلِ عرب کے لب ولہجہ اور تلفظ کے حُسن کے ساتھ پڑھیں۔

تلاوت کے آغاز میں **اَعُوْذُ بِاللّٰہ** اور سورۃ کے شروع میں **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھیں۔سوائے سورۃ توبہ کے۔

دورانِ تلاوت سورت شروع تو ہو جائے تو صرف **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھیں۔

دورانِ تلاوت کوئی دنیاوی بات نہ کریں۔اگر کوئی بہت ضروری بات کرنی ہو تو قرآنِ کریم کو بند کریں اور دوبارہ تعوذ پڑھ کر تلاوت شروع کریں۔

دورانِ تلاوت ایک حرف کو دوسرے حرف سے نہ بدلیں۔

حرکاتِ کو اِتنا نہ کھینچیں کہ حروف بن جائیں۔

حروفِ مدہ کو مقدار پوری ایک الف کے برابر ادا کریں۔

حرکات وسکنات میں تبدیلی نہ کریں۔

پُر حروف کی پُر اور باریک حروف کو باریک ادا کریں۔

تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کریں، اگر ہو سکے تو ترجمہ سمجھ کر پڑھیں۔

قرآنِ کریم کو خوش الحانی سے پڑھیں اِس طرح قرآن مجید کے حسن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اختتامِ تلاوت پر خیر و برکت کی اور قبولیت کے لیے دُعا کریں۔

ب م ف و
ثنایا
ثنایا
رباعی
رباعی
انیاب نوکدار
انیاب نوکدار
ضاحک ہنسنے والا
ضاحک ہنسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
طاحن پیسنے والا
ناجذ پکڑنے والا
ناجذ پکڑنے والا
ظ ذ ث
ط د ت
زبان کی نوک
س
ل ن ر
ی
ش
ج
ك
ق
ض
ض
ص
زبان کی جڑ
کوا
اوپر کا حلق
غ خ
ع وسط حلق ح
نیچے کا حلق
ء ہ
جوف ا و ی
مدہ

سبق - 1 حروفِ تہجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلِفْ منہ کے خالی حصے سے	بَا ب بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے	تَا ت زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ
ثَا ث زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا سرا	جِیْم ج وسطِ زبان اور بالمقابل اُوپر کا تالو	حَا ح وسطِ حلق سے (حلق کا درمیان)
خَا خ ادنیٰ حلق سے (منہ کی طرف والا)	دَال د زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ	ذَال ذ زبان کی نوک ثنایا علیا کا سرا
رَا ر زبان کی پشت والا کنارا اور اوپر والے دانتوں کے مسوڑھے	زَا ز زبان کی نوک اور اوپر، نیچے کے دانت جب آپس میں ملیں	سِیْن س
شِیْن ش وسطِ زبان اور بالمقابل اُوپر کا تالو	صَاد ص زبان کی نوک اور اُوپر نیچے کے دونوں دانت	ضَاد ض زبان کی کروٹ اور اوپر کی پانچ داڑھیں

ہم رنگ حروف، ہم مخرج حروف کو ظاہر کرتے ہیں

سبق - 2

بترتیب مخارج - حروف کی مشق

حروفِ مدہ تین ہیں

ا - و - ی

حروفِ حلقی چھ ہیں

ء - ہ　　ع - ح　　غ - خ

حروفِ لہاتیہ

ق - ک

حروفِ شجریہ

ج - ش - ي

حرفِ حافیہ

ض

حروفِ طرفیہ

ل - ن - ر

حروفِ نطعیہ

ت - د - ط

حروفِ لثویہ

ث - ذ - ظ

حروفِ صفیریہ

ز - س - ص

حروفِ شفویہ

ب - م - و - ف

حروفِ قلقلہ پانچ ہیں

ق - ط - ب - ج - د

سات حروف مستعلیہ جو ہمیشہ موٹے پڑھے جاتے ہیں

ص - ض - ط - ظ - غ - خ - ق

گذارش: ان حروف کو ساکن کر کے شروع میں زبر والا ہمزہ لگا کر پڑھائیں

سَبق - 3

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار اور رَباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراءاَضر اس انھیں کو
ضواحک ہیں چاراور طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

تفصِیل: کل دَانت بتیس[32] ہیں-جن میں بَارہ دانت اور بیس داڑھیں ہیں-
بارہ دانتوں کے کل نام تین ہیں - ثنایا 4 - رباعی4 - انیاب4
بیس داڑھوں کے کل نام تین ہیں - ضواحک 4 - طواحن12 - نواجذ4
سَامنے اوپر والے دو دانتوں کو ثنایا عُلیا اور ساتھ والوں کو رَباعی اور پھر ان کے سَاتھ والوں کو انیاب کہتے ہیں- اِس سے آگے داڑھیں ہیں- نیچے سامنے کے دو دانتوں کو ثنایا سُفلٰی کہتے ہیں - (نیچے والے دانتوں میں سے ثنایا سفلی کے سوا کوئی دانت حروف کی ادائیگی میں معاونت نہیں کرتا)

پہلی چار داڑھیں، دائیں، بائیں، اُوپر، نیچے والی ضواحک کہلاتی ہیں- پھر اس کے ساتھ والی تین داڑھیں دائیں، بائیں، اوپر، نیچے طواحن، پھر آخری چار داڑھوں کو نواجذ کہتے ہیں-

سبق - 4

مخارِج

مخرج کی تعریف

حرف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔ حلق، زبان، منہ کا خلا، ہونٹ اور خیشوم (ناک کا بانسہ) میں سترہ 17 جگہیں ایسی ہیں جہاں سے انتیس 17 حروف تہجی ادا ہوتے ہیں

مخارِج کی تفصیل

مخرج نمبر 1

منہ کا خالی حصہ، اس سے تین 3 حروف ادا ہوتے ہیں **الف، و، ی،** جب یہ تینوں حروفِ مدہ کہلاتے ہیں
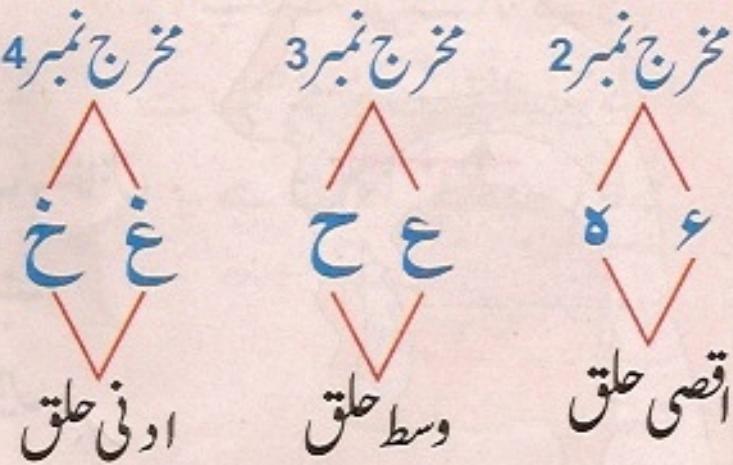
(نوٹ) جس خالی "الف" سے پہلے زبر ہو (ـَ ا) الف مدہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مَالِكِ

جس "و" ساکن سے پہلے پیش ہو (ـُ وْ) واو مدہ کہلاتی ہے مثلاً: اَعُوْذُ

جس "ی" ساکن سے پہلے زیر ہو (ـِ یْ) یاء مدہ کہلاتی ہے
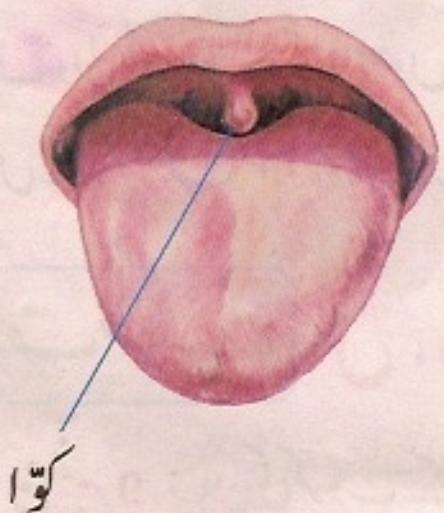
مثلاً: رَحِیمِ

حروف حلقی چھ ہیں

مخرج نمبر2	مخرج نمبر3	مخرج نمبر4
ء ہ	ع ح	غ خ
اقصیٰ حلق	وسط حلق	ادنی حلق
سینے کی طرف والا حصہ	حلق کا درمیانی حصہ	حلق کا منہ کی طرف والا حصہ

حروفِ لہاتیہ ق ، ک
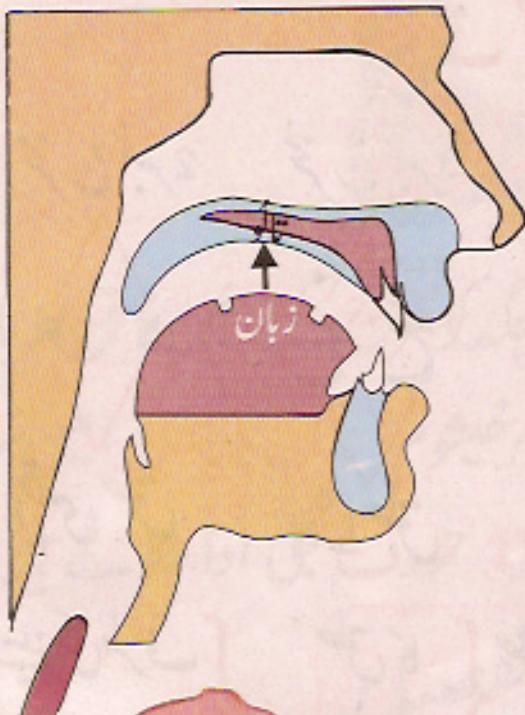
مخرج نمبر5 زبان کی جڑ جب کوّے کے قریب سے نرم تالو سے لگے تو اس سے "ق" ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر6 ق کی جگہ سے ذرا نیچے منہ کی جانب ہٹ کر اس سے ک ادا ہوتا ہے

حروفِ شجریہ

ج، ش، ی
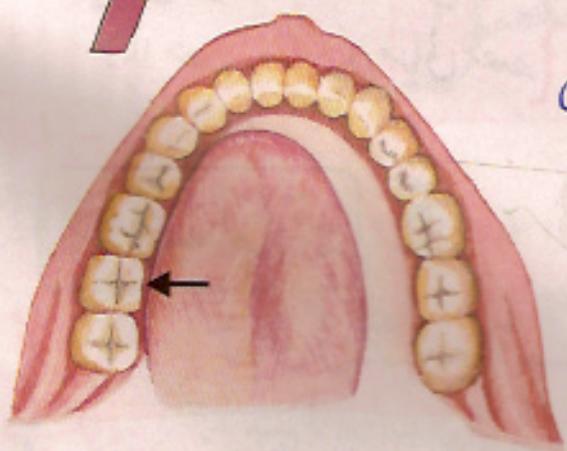
مخرج نمبر7 وسطِ زبان جب بالمقابل اُوپر کے تالُو سے لگے اس سے ج، ش، ی ادا ہوتے ہیں۔

حرفِ حافیہ

"ض" حافہ لسان

مخرج نمبر8 زبان کی کروٹ، جب بائیں طرف والی اُوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے تواس سے "ض" ادا ہوتا ہے۔

حرُوفِ طرفیہ

ل، ن، ر
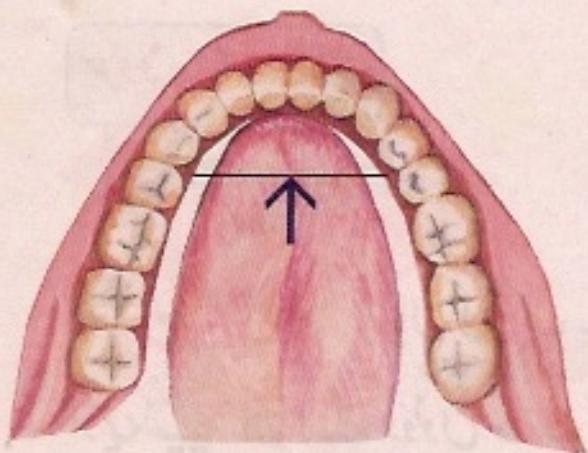
مخرج نمبر9 زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حِصہ جب اُوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے اس سے "ل" ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر10 'ل' کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر جب اُوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے "ن" ادا ہوتا ہے

مخرج نمبر 11

زبان کے کنارے کی پُشت جب اُوپر
والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے
لگے اس سے "ل" ادا ہوتا ہے۔

حروفِ نِطعِیہ

ت ، د ، ط

مخرج نمبر 12 زبان کی نوک جب
اُوپر (سامنے) والے دو دانتوں
کی جڑ سے لگے اس سے ت ،
د ، ط ادا ہوتے ہیں

حرُوفِ لِثوِیَہ

ث ، ذ ، ظ

مخرج نمبر 13 زبان کی نوک جب اُوپر والے
دو دانتوں کے سرے سے لگے
اس سے ث ، ذ ، ظ
ادا ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ صَفِیرِیَہ
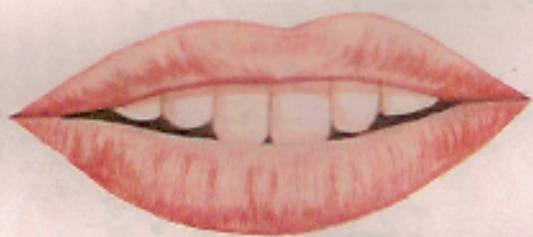
ز، س، ص

مخرج نمبر 14 زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں تو اس سے ز، س، ص ادا ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ شَفَوِیَہ

ف، ب، م، و

مخرج نمبر 15 اوپر والے دو دانتوں کا سرا اور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ اس سے 'ف' ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر 16 دونوں ہونٹ ہیں اس سے ب، م، و ادا ہوتے ہیں وہ اس طرح کہ ب، بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے م، بند ہونٹوں کے خشک حصے سے

اِطباقِ شَفَتَین

مخرج نمبر 16

و ، ہونٹوں کو گول کرنے سے

اِنْضِمَامِ شَفَتَيْن

مخرج نمبر 17 خشیوم یعنی ناک کا بَانسَہ (جڑ) اس سے

غُنہ نکلتا ہے

اس سے حروف غنہ نون ، میم ادا ہوتے ہیں

نوٹ : آواز کو تھوڑی دیر ناک میں

ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں

یہ ن - م اور ڈبل حرکت والے حرف پر

ہوتا ہے

مَخْرَجْ معلوم کرنے کا صحیح طریقہ

حرف کو ساکن کر دیں اس کے شروع میں زبر والا ہمزہ لے آئیں جہاں حرف

کی آواز ختم ہوگی وہی اس حرف کا مخرج ہوگا

سَبق – 5 حرکات یعنی زَبر، زیر اور پیش کی ادائیگی

زبر سیدھا مُنہ کھول کر ادا کیا جاتا ہے ۔ جیسے [بَ - تَ - ثَ]

زیر ہونٹوں کو نیچے کی طرف جُھکا کر ۔ جیسے [بِ - تِ - ثِ]

پیش ہونٹوں کو گول نا تمام بند کر کے ۔ جیسے [بُ - تُ - ثُ]

زبر زیر اور پیش کی مشق

جَعَلَ - اَخَذَ - سَجَدَ

اِبِلِ - اِبِلِ - اِبِلِ

كُتُبُ - صُحُفُ - فُعُلُ

تینوں اکھٹی حرکات

خُلِقَ - دُعِیَ - قُرِئَ - اُخِذَ - بُغِیَ - كُتِبَ

حرکات کو مجہول پڑھنے اور کھینچنے سے بچایئے

1- زبر، زیر اور پیش کو مجہول مت پڑھیں مثلاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

2- حرکات کو کھینچنے سے بچیں کیونکہ زبر میں الف، زیر میں یاء اور پیش میں واؤ پیدا ہو جاتی ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں حا کی زبر کو، دال کی پیش کو اور ھاء کی زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھنا

اَلْحَامْدُوْ لِلّٰھِیْ

سبق - 6

تنوین، نونِ تنوین، شد اور جزم

تنوین دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں- جیسے بًا - بٍ - بٌ

تنوین کی مشق طَبَقًا - كَبَدٍ - كُتُبٌ - لُبَدًا

لُمَزَةٍ - وَسَطًا - طَبَقٍ - عَبَرَةٌ

نونِ تنوین تنوین کو ادا کرتے وقت نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نونِ تنوین کہتے ہیں

جیسے بًا [بَنْ] ءً [اَنْ] تٌ [تُنْ]

مَسَدٍ [مَسَدِنْ] هُدًى [هُدَنْ]

نونِ قُطنی اسی نونِ تنوین کو جب زیر دے کر اگلے حرف میں ملا دیتے ہیں تو اس کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔ مثلاً

لُمَزَةِ ۨ الَّذِىْ ۔ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ

قَدِيْرُ ۨ الَّذِىْ

جزم اِس [ۡ ، ۡ] شکل کی طرح ہے جزم والے حرف کو حرف ساکن [ثْ ، نْ] کہتے ہیں جزم والا حرف پہلے حرف سے مل کر صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے مثلاً

اَنْذِرْ ۔ يَتْلُوْا ۔ سَعْىَ ۔ يُغْنِىْ ۔ لَغْوًا

يُسْرًا ۔ يَخْشٰى ۔ عَدْنٍ ۔ اَبْقٰى ۔ قَدْحًا

مِسْكٌ ۔ قَضْبًا

سَبق - 7

حُروفِ مدہ ، حُروفِ لین ، ہمزہ اور الفُ

حُروفِ مدہ حروف مدہ تین ہیں۔

زبر کے بعد خالی الف — جیسے بَا - رَا
زیر کے بعد جزم والی یا — جیسے بِیْ - رِیْ
پیش کے بعد جزم والا واوَ — جیسے سُوْ - رُوْ

اردو میں "الف مَدہ" بالعموم قدرے موٹی آواز کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ جیسے "مال" اور "خال" کا الف، لیکن قرآن مجید میں الف نہایت باریک ادا ہوتا ہے۔ البتہ جب وہ موٹے حرف کے بعد آئے جیسے صَادِقِیْنَ اور ظَالِمِیْنَ تو اِس صورت میں اُس حرف کے تابع ہوکر وہ موٹا ہی پڑھا جائے گا۔

ایسے ہی "واوٗ مدہ" اور "یاءِ مدہ" اگرچہ اردو میں معروف اور مجہول دونوں طرح مستعمل ہیں مثلاً "نور" کا واوَ اور "جمیل" کی یاء معروف ہیں۔ جبکہ "مور" کا واوَ اور "درویش" کی یاء مجہول ہیں لیکن قرآن مجید میں واوَ اور یاء ہمیشہ معروف ہی ادا ہوتے ہیں۔

"واوٗ مدہ" معروف کی مشق طُوْ - لُوْ - مُوْ - جُوْ - نُوْ
یَعْلَمُوْنَ - یُؤْمِنُوْنَ - فَكُلُوْهُ - نُوْرِهٖ - یُوْسُفُ

لہذا — "واوَ" کو مجہول پڑھنے سے بچیں۔

"یائے مدہ" معروف کی مشق

سِی - صِی - غِی - فِی - مِی

صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیجئے

عِبَادِیْ - غِیْضَ - اَلْعَالَمِیْنَ - اَلرَّجِیْم
اَلرَّحِیْم - اَلَّذِیْنَ

لٰہذا — یاء کو ایسے مجہول پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ غلط ہے

حروف لین: حروف لین دو ہیں "واؤ" اور "یاء" ساکن ہوں جبکہ ان سے
پہلے زبر ہو بَوْ بَیْ ان کو نرمی سے ادا کرنا چاہیئے

مشق

و = خَوْفٍ - قَوْلٍ - مَوْضُوْعَةٌ - لَوْحٍ

ی = کَیْفَ - کَیْدًا - رُوَیْدًا - وَیْلٌ - عَلَیْهِمْ

تنبیہات

1- حروف لین کو کھینچنے سے بچایا جائے ـــ مثلاً خَوْفٍ کو خَوْفٍ قَوْلًا کو قَوْلًا عَلَیْہِمْ کو عَلَیْہِمْ پڑھنا غلط ہوگا

2- حروف لین کو مجہول پڑھنے سے بھی بچایا جائے، جیسا کہ اُردو میں ''اور'' کے واوَ اور ''غیر'' کی یا کا تلفظ کیا جاتا ہے- یاد رہے کہ ''واوِلین'' کے ادا کرتے وقت بھی ہونٹوں کو پوری طرح گول کریں اور دائرہ کم سے کم رکھیں اور اس کی آواز لکھنؤ جیسی ہوگی۔ ''غور'' اور ''شوق'' جیسی نہیں ہوگی-

واوِلین کی مشق

اَوْ - تَوْ - جَوْ - فَوْ - قَوْ

یَوْمٍ - طَغَوْا - حَوْلَہٗ - قَوْلِیْ - سَوْطَ - عَفَوْنَا

''یاۓ لین'' معروف کی مشق

اَیْ - حَیْ - عَیْ - ضَیْ - وَیْ

اَیْنَ - زَیْتُوْنٍ - اَنْجَیْنَا - رَاَیْتَ خَیْرٌ - شَیْئٌ

ہمزہ اور الف کی پہچان اور فرق

الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہوتی ہے۔ درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں آتا۔

اَلف نرمی سے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے

جیسے کَانَ - مَالِكِ - صِرَاط

ہمزہ - اَلف کی شکل ہو لیکن زبر (اَ) زیر (اِ) اور پیش (اُ) والا ہو تو ہمزہ کہلاتا ہے۔

ء - ہمزہ ساکن ہو تو جھٹکے اور سختی کے ساتھ پڑھا جاتا - ہمزہ سے پہلے زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں

جیسے مَأْكُولٌ - يَأْلَمُونَ - يُؤْمِنُونَ - يَسْتَهْزِئُ

ہمزہ - شروع، درمیان اور آخر میں تینوں طرح آتا ہے۔

سبق - 8 حروف قلقلہ اور حروفِ صَفِیرِیَہ کی ادائیگی

حُروفِ قَلْقَلَہ

صرف پانچ حروف کو ملا کر پڑھیں وہ یہ ہیں **قُطُبُ جَدٍ** ان کو حروفِ قلقلہ کہتے ہیں

حروف قلقلہ کی مشق

ق	اَقْ	اِقْ	اُقْ	خَلَقْنَا	تَقْوِيمٍ	مَقْرَبَةٍ
ط	اَطْ	اِطْ	اُطْ	مُحِيطْ	نُطْفَةٍ	مَطْلَعُ
ب	اَبْ	اِبْ	اُبْ	كَسَبْ	وَقَبْ	عَبْدًا
ج	اَجْ	اِجْ	اُجْ	تَجْرِىْ	اَجْرُ	زَجْرَةٌ
د	اَدْ	اِدْ	اُدْ	عَدْنٍ	قَدْحًا	يَدْعُوا

تنبیہ: باقی حُروف کو ہلا کر نہیں پڑھنا چاہیے

حروفِ صَفِیرِیَہ تین حرفوں میں سیٹی کی طرح آواز نکالیں، وہ حُروف یہ ہیں **ز - س - ص** ان کو حروفِ صَفِیرِیَہ کہتے ہیں

حروفِ صَفِیرِیَہ کی مشق

ز	اَزْ	اِزْ	اُزْ	رِزْقٌ	اُزْلِفَتْ	زَعِيمٌ
س	اَسْ	اِسْ	اُسْ	دَرْسٌ	اَسْرٰى	يُسْرًا
ص	اَصْ	اِصْ	اُصْ	وَالْعَصْرِ	قَصْرٌ	صِرَاطٌ

سَبق - 9

موٹے پڑھے جانے والے کل حروف دس ۱۰ ہیں

سات حرفوں کو ہمیشہ موٹا پڑھتے ہیں وہ یہ ہیں **خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ** ان کو مُسْتَعْلِیَہ کہتے ہیں

حروف مُسْتَعْلِیَہ کی مشق

ص	اَصْ	اِصْ	اُصْ	صَبْرٌ	صَامِتٌ	قَصْرٌ
ض	اَضْ	اِضْ	اُضْ	عَرَضَ	مَرِیْضٌ	وَضَعَ
ط	اَطْ	اِطْ	اُطْ	طَارِقٌ	طُلَّابٌ	بَطَلَ
ظ	اَظْ	اِظْ	اُظْ	وَعْظٌ	عَظِیْمٌ	حَفِیْظٌ
غ	اَغْ	اِغْ	اُغْ	رَغَدًا	غَبَرَةٌ	فَارْغَبْ
خ	اَخْ	اِخْ	اُخْ	بَخِلَ	اَخَذَ	خُلِقَ
ق	اَقْ	اِقْ	اُقْ	حَقٌّ	عَلَقٌ	قَمَرٌ

تین حروف کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔

اور وہ یہ ہیں۔ الف ۔ لام ۔ ر ان کو شبہ مُسْتَعْلِیَہ کہتے ہیں

ہوم ورک حروفِ مُسْتَعْلِیَہ یاد کریں اور ان کی مشق کریں۔

سبق - 10

الف اور لام کو موٹا و باریک پڑھنے کا قاعدہ
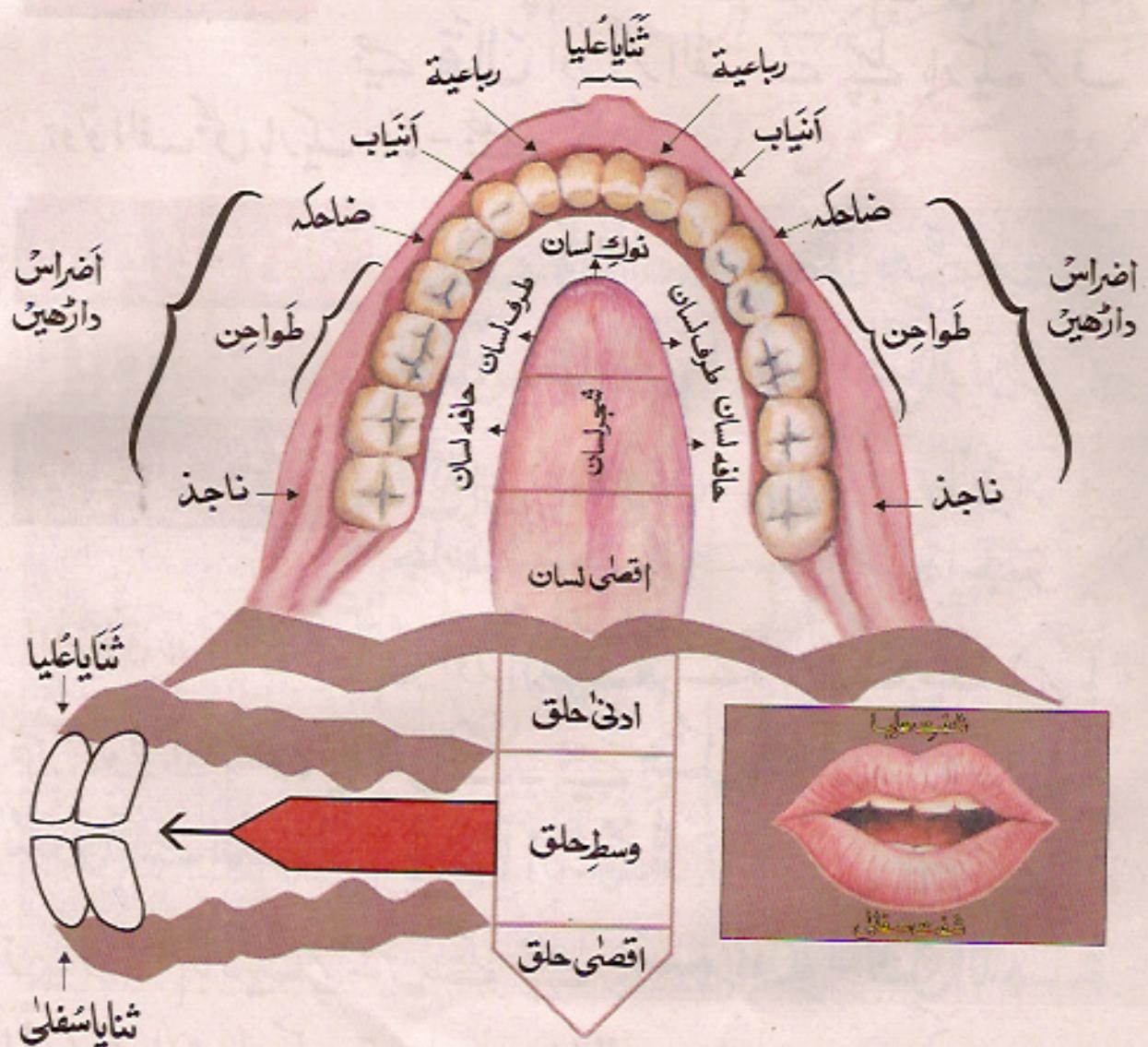
الف کا قاعدہ الف سے پہلے موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہو گا جیسے قَالَ اور اگر الف سے پہلے باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہو گا۔ جیسے۔ کَانَ

موٹے الف کی مشق خَالِدٌ - قَالُوْا - غَاسِقٍ - ظَاهِرٌ - مُضَآرٍّ
عَطَآءً - ظَآنِّيْنَ - وَلَا الضَّآلِّيْنَ

باریک الف کی مشق مَالِكِ - حَاسِدٍ - اِيَّاكَ - هٰٓؤُلَآءِ
جَآءَتْ - جَزَآءً - سَوَآءً - هَاجَرَ

لام کا قاعدہ لفظِ اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ کے ''لام'' سے پہلے زبر یا پیش ہو تو 'لام' موٹا پڑھیں گے۔ جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ - رَفَعَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ - قَالُوا اللّٰهُمَّ اور اگر اس ''لام'' سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھیں گے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ - قُلِ اللّٰهُمَّ باقی تمام لام باریک ہی پڑھے جاتے ہیں جیسے

قُلْ هُوَ - جَعَلْنَا - مَا وَلّٰهُمْ - اَلْحَمْدُ
لَمْ يَكُنْ لَّهٗ - وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ -

ثنایا عُلیا
رباعیة
رباعیة
اَنیَاب
اَنیَاب
ضاحکہ
ضاحکہ
اَضراس
داڑھیں
اَضراس
داڑھیں
طَواحِن
طَواحِن
ناجذ
ناجذ
نوکِ لسان
طرفِ لسان
طرفِ لسان
حافہ لسان
حافہ لسان
وسطِ لسان
اقصیٰ لسان
ثنایا عُلیا
ادنیٰ حلق
وسطِ حلق
اقصیٰ حلق
ثنایا سُفلیٰ
شفہ علیا
شفہ سفلیٰ

سَبق - 11

''را'' کو موٹا اور باریک پڑھنے کے قاعدے

قاعدہ (1) ''را'' کے اُوپر زبر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہو گی جیسے رَبَّكَ رُبَمَا اور جب ''را'' کے نیچے زیر ہو گی تو باریک ہو گی جیسے رِجَالٌ

موٹی را کی مشق رَا رَا رَا رُوْ رُوْ رُوْ رُوْ

باریک را کی مشق رِیْ رِیْ رِیْ رِجَالٌ رِجَالٌ

قاعدہ (2) ''را'' ساکن (جزم) سے پہلے زبر یا پیش ہو تو موٹی ہو گی جیسے اَرْسَلَ، يُرْزَقُوْنَ اور جب ''را'' سے پہلے زیر ہو گی تو باریک ہو گی جیسے مِرْيَةً، فِرْعَوْنَ

مشق اَرْ اَرْ اَرْ اُرْ اُرْ اُرْ اِرْ اِرْ اِرْ

مِرْيَةً - فِرْعَوْنَ - اَنْذِرْ

قاعدہ (3) ''را'' پر ٹھہرتے وقت اگر اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو ''را'' موٹی ہو گی جیسے اَلْقَدْرْ○ خُسْرْ○ اور جب ''را'' سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تو ''را'' باریک ہو گی یا ''را'' ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو تو ''را'' باریک ہو گی جیسے حِجْرْ○ - خَيْرْ○ - قَدِيْرْ○ - بَصِيْرْ○

مشق کریں

اَلنَّارُ ۝ ذَاتِ قَرَارٍ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ لِلذِّكْرِ ۝

تنبیہ:

(1) اِرْصَاد - مِرْصَاد - قِرْطَاس - فِرْقَةٍ

کی را موٹی ہوگی۔

(2) فِرْقٍ - الْقِطْرِ - مِصْرَ کی ''را'' پر جب ٹھہرا جائے تو موٹی اور باریک دونوں طرح صحیح ہے۔

(3) جزم والی ''را'' سے پہلے زیر ہمزہ وصلی پر ہو یا جزم والی ''را'' سے پہلے زیر دُوسرے کلمہ میں ہو تو ان دونوں صورتوں میں ''را'' موٹی ہوگی

اِرْجِعِيْ - رَبِّ ارْجِعُوْنَ - اِرْحَمْ - اِرْتَبْتُمْ

اِنِ ارْتَبْتُمْ - اَمِ ارْتَابُوْا -

سَبق - 12

ملتی جلتی آوازوں والے حروف اور ان کی مشق

ہمزہ اور عین کی آواز میں فرق

ہمزہ کی آواز: سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے - جیسے **يَاْلَمُوْنَ**

عین کی آواز: قدرے نرم اور بغیر جھٹکے والی - جیسے **يَعْلَمُوْنَ**

ہمزہ اور عین کی آواز کی مشق

ہمزہ کی آواز	اَ اِ اُ	ءَ ءِ ءُ	اَ اُ	اِئ	اُوٗ
عین کی آواز	عَ عِ عُ	اَعْ	اِعْ	اُعْ	
دونوں اکٹھے یکے بعد دیگرے	اَاْ	اَعْ	اِئْ	اِعْ	اُوْ	اُعْ

تمرین

ء	اَمَّا	اَنَّا	اِلَيْهِ	اِلٰى	اَلِيْمٌ	خَآئِنٌ
ع	عَمَّا	عَنَّا	عَلَيْهِ	عَلٰى	عَلِيْمٌ	نَافِعٌ

ت اور ط کی آواز میں فرق

تا تا کی آواز باریک اور بغیر جھٹکے والی ہوتی ہے — **مَطْلَعَ**

طا طا کی آواز موٹی اور جھٹکے والی ہوتی — **يَتْلُوْنَ**

مشق

تا	تَ	تِ	تُ	اَتْ	اِتْ	اُتْ
طا	طَ	طِ	طُ	اَطْ	اِطْ	اُطْ

تمرین۔

ت	اٰیَۃٌ	یَتْلُوْنَ	اَنْتَ	حُشِرَتْ	نَتِیْجَۃٌ
ط	وَطَنٌ	طَعَامٌ	بَطَلٌ	طَغٰی	یَطْمَعُ

دونوں اکٹھے	یَتُوْبُ	یَطُوْبُ	سَتَرَ	سَطَرَ
یکے بعد دیگرے	تَابَ	طَابَ	تِیْنٌ	طِیْنٌ

ثاء، سین اور صاد کی آواز میں فرق

ث، کی آواز: باریک اور نرم ہوتی ہے —— نَثْرٌ

س، کی آواز: باریک اور سیٹی والی —— نَسْرٌ

ص، کی آواز: موٹی اور سیٹی والی —— نَصْرٌ

مشق

ثاء کی آواز	ثَ	ثِ	ثُ	اَثْ	اِثْ	اُثْ
سین کی آواز	سَ	سِ	سُ	اَسْ	اِسْ	اُسْ
صاد کی آواز	صَ	صِ	صُ	اَصْ	اِصْ	اُصْ

تمرین

ثاء، سین اور صاد کی ادائیگی

ث	ثَابِتٌ	اِثْمٌ	ثُمَّ	ثَقُلَتْ	كَثِيْرٌ	ثَمُوْدُ
س	مُسَافِرٌ	اِسْمٌ	سَيْفٌ	سَقَطَ	دَرْسٌ	
ص	صَامِتٌ	صَبْرٌ	قَصْرٌ	صَيْفٌ	صَاحَ	
تینوں اکھٹے	ثَارَ	سَارَ	صَارَ	نَثَرَ	نَسَرَ	نَصَرَ
بعد دیگرے	ثَنَجَ	نَسَبَ	نَصَبَ	حَرَثَ	حَرَسَ	حَرَصَ

ح اور ہ کی آواز میں فرق

حاء کی آواز: درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے ــــ **بَحْرٌ**

ھاء کی آواز: "ھائے" کی **ھا** کی طرح ہوتی ہے ــــ **شَهْرٌ**

مشق

ح:	حَ	حِ	حُ	اَحْ	اِحْ	اُحْ			
ہ:	هَ	هِ	هُ	اَھْ	اِھْ	اُھْ	اَهْ	اِهْ	اُهْ

دونوں یکے بعد دیگرے

اَخْ	اِہْ	اَخْ	اُھْ	اَخْ	اَہْ

تمرین

حاء اور ھاء صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کریں

ح	حَاكِمٌ	رَيْحَانٌ	صُحُفًا	حَامِيَةٌ	قَدْحًا
ھ	هَاجَرَ	سَاهُوْنَ	مَاهِرٌ	هُوَ	اِنَّهَا	رَبُّهُمْ

دونوں یکے بعد دیگرے

حَلَالٌ	هِلَالٌ	حَوْلٌ	هَوْلٌ
فَحْمٌ	فَهْمٌ	حَرَمٌ	هَرَمٌ
حَالِكٌ	هَالِكٌ	نَحْرٌ	نَهْرٌ

ذال، زا، ظا اور ضاد کی آواز میں فرق

ذال کی آواز باریک اور نرم ہوتی ہے جیسے يَذْكُرُوْنَ

زا کی آواز باریک اور سیٹی والی جیسے زِيْنَةٌ

ظا کی آواز موٹی اور نرم جیسے يَظْلِمُوْنَ

ضاد کی آواز بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے اور جماؤ سے نکلتی ہے ضَرَبَ

ذال، زا، ظاء اور ضاد کی مشق

ذال کی آواز	ذَ	ذِ	ذُ	اَذْ	اِذْ	اُذْ
زا کی آواز	زَ	زِ	زُ	اَزْ	اِزْ	اُزْ
ظا کی آواز	ظَ	ظِ	ظُ	اَظْ	اِظْ	اُظْ
ضاد کی آواز	ضَ	ضِ	ضُ	اَضْ	اِضْ	اُضْ

چاروں اکٹھے یکے بعد دیگرے

اَذْ	اَزْ	اَظْ	اَضْ
اِزْ	اِذْ	اِضْ	اِظْ
اُظْ	اُضْ	اُزْ	اُذْ

تمرین

ذال، زا، ظا اور ضاد

ذ	ذٰلِكَ	ذِكْرٌ	اَعُوْذُ	يُكَذِّبُ	نَذِيْرٌ	اَنْذَرَ
ز	رِزْقٌ	زَيْتُوْنٌ	زُجَاجٌ	زَوْجَةٌ	فَازَ	زَرْع
ظ	ظَالِمٌ	ظَلَّ	ظَهُوْرٌ	ظَلِيْلٌ	وَعْظٌ	حَظٌّ	ظَاهِرٌ
ض	ضَلَّ	ضَحِكَ	فَاضَ	ضَرَبَ	اَرْضٌ	عَرِيْضٌ

قاف اور کاف کی آواز میں فرق

قاف کی آواز موٹی اور جھٹکے والی ہوتی ہے جیسے خَلَقُ

کاف کی آواز باریک اور بغیر جھٹکے والی جیسے یَکْفُرُوْنَ

قاف اور کاف کی آواز کی مشق

قاف کی آواز	قَ	قِ	قُ	اَقْ	اِقْ	اُقْ
کاف کی آواز	كَ	كِ	كُ	اَكْ	اِكْ	اُكْ
دونوں اکٹھے	اَقْ	اَكْ	اِقْ	اِكْ	اُقْ	اُكْ
یکے بعد دیگرے	قَ	كَ	قِ	كِ	قُ	كُ

تمرین

ق	قَمَرٌ	قَبْلُ	حَقٌّ	سَابِقٌ	لَقَدْ
ک	تَرَكَ	كَرِهَ	كَافِرٌ	كَفَرَ	فَكَّرَ
دونوں اکٹھے	قَلْبٌ	كَلْبٌ	قُلْ	كُلْ	قَلْبِیْ	كَلْبِیْ

سَبَق - 13

مد یعنی کھینچ کر پڑھنے کے قاعدے

قاعدہ (۱) چار حرفوں کو کھینچ کر پڑھیں گے

"الف" خالی کو جس سے پہلے زبر ہو جیسے [بَا] (الف مدہ)

جَزم والی "واؤ" جزم والی واؤ جس سے پہلے پیش ہو جیسے [بُوْ] (واؤ مدہ)

جَزم والی "یاء" جزم والی یاء کو جس سے پہلے زیر ہو جیسے [بِیْ] (یا مدہ)

یہ تینوں "حروف مدہ" کہلاتے ہیں۔

کھڑی زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش والے حرف کو جیسے

بٰ بٖ بٗ یہ تینوں حرکتیں حروفِ مدہ کی آواز دیتی ہیں۔

یعنی کھڑی زبر الف مدہ کی، کھڑی زیر یائے مدہ کی اور اُلٹا پیش واؤ مدہ کی

الف مدہ اور کھڑی زبر کی مشق

عَادٍ	زَادَ	طَابَ	اٰمَنَ	مٰلِكِ	اٰوٰى	مَابًا

واوِ مدہ اور الٹا پیش کی مشق

دَاوٗدُ	نُوْرِهٖ	يَقُوْلُ	وٗرِىَ	وُجُوْهٗ	يَرَهٗ

یائے مدہ اور کھڑی زیر کی مشق

قِيْلَ	سِيْقَ	غِيْضَ	وَقِيْلِهٖ	يُحْيِيْ

صحیح نطق کے ساتھ ادا کیجئے!

اُوْذِيْنَا نُوْحِيْهَا وَرَأَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا

بڑی مد اور چھوٹی مد

قاعدہ نمبر 2 جس حرف پر بڑی مد ~ لکھی ہوئی ہو اس کو خوب کھینچ کر پڑھیں

جیسے جَآءَ اٰلْئٰنَ دَآبَّةٍ الٓمّٓ عٓسٓقٓ

جس حرف پر چھوٹی مد ~ لکھی ہو، یا جس کلمہ پر ٹھہریں

جو اَلْعَالَمِيْنَ○ يُنْفِقُوْنَ○ صَيْفْ○ خَوْفْ○

کی طرح ہو تو اس میں کچھ کھینچنا اور زیادہ کھینچنا دونوں طرح صحیح ہے

تمرین

حَآجَّةً كَآفَّةً وَلَا الضَّآلِّيْنَ

دَآبَّةٍ ضَآلًّا يَسَآءُ يُضِيْٓءُ تَبُوْٓءَ
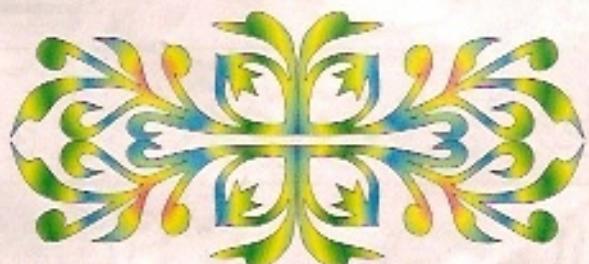
فِيْٓ اٰيَاتِنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ وَشَاهِدٍ وَّ
مَشْهُوْدٍ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○
طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ○

سَبق - 14

شد کی ادائیگی اور اس کی مشق

شد تین شوشے والی ّ کو شد کہتے ہیں

شد والا حرف (مشدد حرف) دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے ایک اپنے پہلے حرف سے مل کر جبکہ دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے ساتھ لیکن درمیان میں آواز نہ توڑیں اِس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سختی کے ساتھ ذرا رک کر

جیسے صَدَّقَ کَذَّبَ

مشکل الفاظ کی مشق کیجیے

ضُرٌّ مَسَّهٗ	حَظًّا مِّمَّا	مَدَّ الظِّلَّ	جَآنٌّ وَّلِيٌّ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ	كُلًّا لَّمَّا	اَكْلًا لَّمًّا	
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	يَزَّكّٰى	يَذَّكَّرُ	
زَيَّنَّا السَّمَآءَ	مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى	وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ	
اِنَّ مَلَّنَا	غِلًّا لِّلَّذِيْنَ	يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	
دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ	بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ		
وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ			

سَبق -15

حروفِ قمری اور حروفِ شمسی

بعض الفاظ کے شروع میں اَلْ آتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ، اَلرَّحْمٰنُ
اِس کو لامِ تعریف کہتے ہیں

اگر اَلْ کے بعد حروف شمسی آجائیں تو لام کا ادغام ہو گا یعنی لام نہیں پڑھا جائے گا

مثلاً اَلشَّمْسُ اَلزَّيْتُوْنَ

حروفِ شمسی (جن پر لام نہیں پڑھا جاتا)

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

مثالیں : وَالسَّلَامُ فِي التَّابُوْتِ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَانِبَ الطُّوْرِ ۝ اَثَرِ الرَّسُوْلِ اَلصُّدُوْرُ ۝

اگر اَلْ کے بعد حروف قمری آجائیں تو لام کا ادغام نہیں ہو گا یعنی لام پڑھا جائے گا جیسے اَلْكَوْثَرُ ۝ اَلْقَارِعَةُ ۝

حروفِ قمری (جن میں لام پڑھا جاتا ہے)

ا ب ج ح خ ع غ ف ق ك م و ه ى

یاد کرنے کے لیے مجموعہ

اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ

مثالیں:

بِالْحَقِّ فِي الْقَتْلِ اَلْاَرْضُ اَلْخَادِمُ

اَلْحِكْمَةُ فِي الْيَمِّ اَنَّ الْعَذَابَ اَلْجَمِيلُ

نوٹ:

جس لام کے بعد شد والا حرف آئے تو وہ لام نہیں پڑھا جائے گا

ہوم ورک

حروفِ قمری اور شمسی یاد کریں اور سبق میں سے انڈر لائن کریں

سبق - 16

غنہ یعنی گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کے قاعدے

قاعدہ 1 جب ''نون'' اور ''میم'' پر شد [نّ مّ] ہو تو ہمیشہ غنہ ہوتا ہے

جیسے عَمَّ اِنَّ

مشق کیجیے اِنَّ الَّذِیْنَ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ مِنَ الْیَمِّ
اِنَّآ اِلَیْنَا اَجَلَهُنَّ عَلَی النَّبِیِّ اُمُّ الْکِتَابِ

قاعدہ 2 م ساکن (مْ) پر غنہ اس وقت ہوگا جب اس کے بعد میم اور باء ہوں

جیسے: وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ یَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

اور جب ''میم'' اور ''باء'' کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آواز کو ناک میں نہ کھینچیں

مثلاً اَلْحَمْدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ

مشق کیجیے

اَمْ بِظَاهِرٍ اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَلَمْ یَرَوْا عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ○
اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ اَمْ زَاغَتْ فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ○
اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○

ہوم ورک: اپنے سبق میں سے ایسی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

قاعدہ 3 ''نون'' ساکن [نْ] اور ''تنوین'' [ً ٍ ٌ] کے بعد حروف حلقی ء ہ ع ح غ خ اور ''لام'' و ''را'' میں سے کوئی حرف آجائے تو غنہ نہیں ہوگا بقیہ بیں حروف میں غنہ ہوگا۔

سَبق - 17

نون ساکن اور تنوین کے چار حال ہیں

اظہار (ظاہر کرنا) غنہ نہ کرنا

ادغام (ملانا) دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا

اقلاب (بدلنا) نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنا

اخفاء (چھپانا) ناک میں آواز چھپا کر غنہ کرنا

اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی ء ہ ع ح غ خ میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا اس کو اِظہارِ حلقی کہتے ہیں

اِظہارِ حلقی کی مثالیں

حروف حلقی	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ء	مِنۡ اَخِیۡهِ مَنۡ اٰمَنَ	غُثَآءً اَحۡوٰی مِنۡ عَیۡنٍ اٰنِیَةٍ
ہ	مِنۡ هَادٍ مِنۡهُ مِنۡهُمۡ	جُرُفٍ هَارٍ وَلِکُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ
ع	اَنۡعَمۡتَ مِنۡ عَلَقٍ	مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ
ح	مَنۡ حَرَّمَ وَانۡحَرۡ	نَارٌ حَامِیَةٌ مِنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ
غ	مَنۡ غَابَ مِنۡ غَیۡرِکُمۡ	اَجۡرٌ غَیۡرُ رَبٌّ غَفُوۡرٌ
خ	لِمَنۡ خَشِیَ مِنۡ خَوۡفٍ	نَخۡلٍ خَاوِیَةٍ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ

ہوم ورک: اظہارِ حلقی کو ذہن نشین کریں، مزید مثالیں تلاش کر کے انڈر لائن کریں۔

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ **یَرْمَلُوْنَ** (ی ر م ل و ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل ر میں بغیر غنہ کے اور باقی چار حرفوں میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔

اِدغام بالغنہ کی مثالیں

ینمو	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ی	مَنْ يُّؤْمِنُ مَنْ يَّقُوْلُ	خَيْرًا يَّرَهٗ شَرًّا يَّرَهٗ
ن	مِنْ نَّبِيٍّ مِنْ نَّارٍ	عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝
م	مِنْ مَّآءٍ مِنْ مِّثْلِهٖ	رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بِحِجَارَةٍ مِّنْ
و	مِنْ وَّالٍ اَفَمَنْ وَّعَدْنَا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝

اِدغام بلاغنہ کی مثالیں

ل	مِنْ لَّدُنْكَ يُبَيِّنْ لَّنَا	مَالًا لُّبَدًا جَنّٰتٍ لَّهُمْ
ر	مِنْ رَّبِّكَ مَنْ رَّحِمَ	عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا ۝

نوٹ: الدنیا، بنیان، قنوان، صنوان ان میں غنہ کرتے ہیں ادغام نہیں کرتے

نوٹ: سات جگہ پر قاعدہ جاری نہیں ہوتا

صِنْوَانٌ	قِنْوَانٌ	بُنْيَانٌ	دُنْيَا
يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ	نٓ وَالْقَلَمِ	مَنْ سکتہ رَاقٍ	

ہوم ورک: ادغام کی مشق کریں اور پڑھتے ہوئے انڈر لائن کریں۔

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد ب آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں علامت کے طور پر وہاں چھوٹی سی میم بھی لکھ دی جاتی ہے مثلاً مِنْ بَعْدِ

اِقلاب کی مثالیں

	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ب	مِنْ بَعْدِ مَنْ بَخِلَ	كِرَامٍ بَرَرَةٍ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ
	اَنْۢبِئُوْنِیْ بِذَنْۢبِهِمْ	حَلٌّ بِهٰذَا اَمَدًا بَعِيْدًا

اِخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنہ کے ساتھ پڑھیں گے اِس اِخفاء کو اِخفاءِ حقیقی کہتے ہیں

مثلاً مِن قَبلِكَ ط

پندرہ حُروف یہ ہیں ت ث ج د ذ ز س ش

ص ض ط ظ ف ق ك

انزلنا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ انذرنا شَيْئٍ قَدِيْرٌ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ فَانْصَبْ بِدَمٍ كَذِبٍ
عِنْدَ تَنْسٰى اَنْتَ كُنْتُ اُمَّةٌ قَدْ حُبًّا جَمًّا

کلاس ورک: قاعدہ اور مثالیں ذہن نشین کریں

ہوم ورک: پندرہ حُروفِ اِخفاء کی مِثالیں تلاش کر کے ترتیب وار لکھیں

حروف اظہار	(حروف حلقی)	٦
حروف ادغام	(حرف یرملون)	٦
حروف اقلاب	(ب)	١
حروف اخفاء		١٥
		٢٨

نوٹ: الف: حَرف ساکن کے بعد نہیں آتا

سبق-18

میم ساکن کے تین حال ہیں
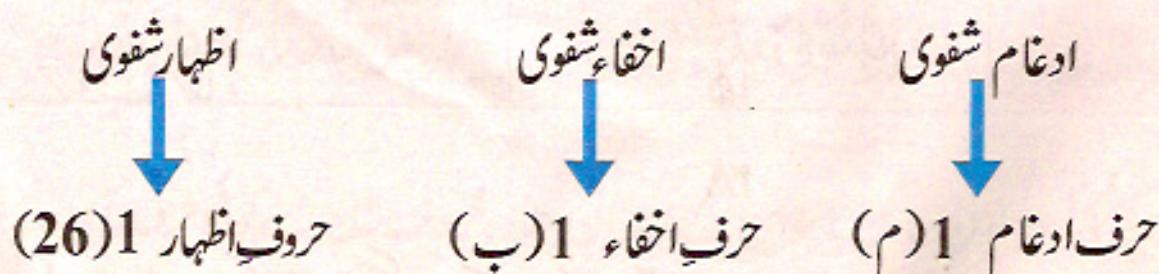
"م" ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو ملا کر غنہ کے ساتھ مشدد ادا کریں گے مثلاً

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

"م" ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اس کو اخفاء

شَفوِی کہتے ہیں مثلاً

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○

"م" ساکن کے بعد "م" اور "ب" کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو وہاں

اظہار ہوگا۔ یعنی غنہ نہیں ہوگا۔ اسکو اِظہار شَفوِی کہتے ہیں مثلاً

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ اَلَمْ تَرَ اَلَمْ يَجْعَل

خلاصہ: خلاصہ یہ ہوا کہ میم مشدد میں تو غنہ ہوتا ہی ہے مثلاً ثُمَّ عَمَّا

اِسی طرح "م" ساکن کے بعد "م" اور "ب" کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے

تو غنہ نہیں ہوگا

ادغام شفوی	اخفاء شفوی	اظہار شفوی
↓	↓	↓
حرف ادغام 1 (م)	حرفِ اخفاء 1 (ب)	حروفِ اظہار 1 (26)

ہوم ورک: اظہار شفوی کی مثالیں تلاش کر کے گول دائرہ لگائیں

سَبق ۔ 19 رُموزِ اَوْقاف

س: وقف کا کیا معنیٰ ہے؟

ج: وقف کا معنیٰ ہے ٹھہرنا (وقف کی جمع اوقاف)

وقف کی تعریف: کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرتے ہُوئے سانس لے کر ٹھہرنا مثلاً نَسْتَعِيْنُ سے نَسْتَعِيْنْ ○

یعنی سانس اور آواز دونوں بند کر دیں اور کلمہ کے آخری حرف کو ساکن پڑھیں

س: رُمُوزِ اَوقاف کا کیا مطلب ہے؟

ج: وقف کی علامات کو رُمُوزِ اَوقاف کہتے ہیں

س: رُمُوزِ اوقاف کیا ہیں؟

ج: رُمُوزِ اوقاف یہ ہیں

علاماتِ وقف

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	ز

اِن علامات پر وقف کر دیں

س: اِعادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں

س: اعادہ کب کیا جاتا ہے؟

ج: اُوپر ذکر کی گئی علامتوں پر ٹھہریں تو اعادہ نہ کریں اگر کوئی علامت نہ ہو یا "لا" ہو تو اعادہ کرنا چاہیے

سبق - 20 حروفِ موقوف علیہ

وقف کرتے وقت آخری حرف کو کیسے پڑھیں؟

حروفِ مدہ یا ساکن حروف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی

وصل کی حالت		وقف کی حالت
ذٰلِكَ	زبر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	ذٰلِكْ
يَوْمِ	زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	يَوْمْ
نَعْبُدُ	پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	نَعْبُدْ
مَخْتُوْمٍ	دو زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	مَخْتُوْمْ
قُرْاٰنٌ	دو پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	قُرْاٰنْ
رَسُوْلِهٖ	کھڑی زیر والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	رَسُوْلِهْ
يَّرَهٗ	اُلٹا پیش والا حرف بھی ساکن ہو جائے گا	يَّرَهْ
مُسْفِرَةٌ	گول "ۃ" وقف میں "ہ" ساکن سے بدل جاتی ہے چاہے اس پر ـَ ـِ ـُ یا ـً ـٍ ـٌ ہوں	مُسْفِرَهْ
اَبْوَابًا	دو زبر وقف میں ایک زبر اور بعد میں ایک الف پڑھا جائے گا	اَبْوَابَا
يَسْعٰى	کھڑی زبر ویسی ہی پڑھی جائے گی	يَسْعٰى
يُحْيٖ	کھڑی زیر اگر ی کے نیچے ہو تو ویسی ہی پڑھی جائے گی	يُحْيٖ
رَفَعْنَا	الف سے پہلے زبر ہو وقف میں ویسی ہی پڑھی جائے گی۔	رَفَعْنَا
رَبِّكَ الْاَعْلٰى	بغیر حرکت کے "ی" سے پہلے زبر ہو وقف میں کھڑی زبر کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے	رَبِّكَ الْاَعْلٰى
يَظُنُّ	مشدد حرف کو ساکن کر کے واضح پڑھیں گے	يَظُنّْ

سبق - 21

حروفِ مقطعات کی ادائیگی

وہ حروف جو سُورتوں کے شروع میں آتے ہیں الگ الگ حروفِ ہجا کی طرح پڑھے جاتے ہیں حروفِ ''مقطعات'' کہلاتے ہیں

طٰہٰ	نٓ	قٓ	صٓ صَادْ
طَاهَا	نُوْنْ	قَافْ	صَادْ

الٓمّٓ	طٰسٓمّٓ	طٰسٓ	یٰسٓ
اَلِفْ لَآمّٓ مِیْمْ	طَا سِیْمّٓ مِیْمْ	طَا سِیْنْ	یَا سِیْنْ

حٰمٓ	الٓمّٓرٰ	الٓرٰ	الٓمّٓصٓ
حَا مِیْمْ	اَلِفْ لَآمّٓ مِیْمْ رَا	اَلِفْ لَآمْ رَا	اَلِفْ لَآمّٓ مِیْمْ صَادْ

کٓھٰیٰعٓصٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ
کَافْ هَا یَا عَیْنْ صَادْ	حَا مِیْمْ عَیْنْ سِیْنْ قَافْ

وَالْقَلَمِ	نٓ	الٓمّٓ اللّٰهُ
وَالْقَلَمِ	نُوْنْ	اَلِفْ لَآمّٓ مِیْمْ اللّٰهُ

کلاس ورک: طلبہ وطالبات کو اچھی طرح مشق کروایئے

ہوم ورک: حُروفِ مقطعات زبانی یاد کریں

سبق -22

علامات اور بعض ضروری فوائد

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے سانس نہیں توڑا جاتا قرآن کریم میں سکتہ چار جگہ ہے۔

سُورۃ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؔسکتہ قَيِّمًا

سُورہ یٰس رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ؔسکتہ ط هٰذَا

سُورہ قیامہ میں مَنْ ؔسکتہ رَاقٍ

سُورہ مطففین میں كَلَّا بَلْ ؔسکتہ رَانَ

سکتہ وقف کی طرح ہی ہوتا ہے فرق صرف یہ ہے وقف میں کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرکے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے لہذا سورہ کہف والی جگہ میں سکتہ اِس طرح کریں کہ عِوَجًا' دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دیں اِسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کریں آگے رَاقٍ میں نہ ملائیں اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھیں پہلے دو موقعوں پر وقف کرنا بھی صحیح ہے۔ اِسی لیے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوتی ہیں

(لا) (ق) (صِلْ) (صلے) اِن نشانات پر نہ ٹھہریں، ملا کر پڑھیں (ع) رکوع کا نشان ہوتا ہے۔

(وقف النبیؐ) جس لفظ پر یہ وقف ہو وہاں ٹھہرنا سنّت ہے۔

(الرُّبع) یہاں چوتھائی پارہ ختم ہوتا ہے۔

(النصف) یہاں آدھا پارہ ختم ہوتا ہے۔

(الثلٰثہ) یہاں پونا پارہ ختم ہوتا ہے

(السجدہ) یہ آیت کے ختم پر لکھا ہوتا ہے اِس آیت کو پڑھنے اور سُننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

(وقفہ) سانس اور آواز دونوں توڑ دیتے ہیں

(اِمالہ) کے معنی ہیں جھکانا یعنی الِف کو یا کی طرف اور اس سے پہلے زبر کو زیر کی طرف جھکانا یہ قرآن کریم میں سورہ ہود میں صرف ایک جگہ ہے

مَجْرٖىهَا اس کا تلفظ مجْرے ھَا ہے جیسے قطرے ہے مَجْرِیْ ھَا نہیں

اسی طرح حرفِ مشدد پر وقف ہو تو حرف کی ادائیگی میں قدرے دیر ہونی چاہیے کیونکہ مشدد پہلے ساکن تھا پھر متحرک، وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہیئں جیسے:

يَظُنَّ	عَلَى النَّبِيِّ	عَدُوٌّ	اَلْمُعِزُّ

لَاتَاْمَنَّا کو پڑھنے کا طریقہ: لَاتَاْمَنَّا میں جونون مشدد ہے تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا

جائے گا پھر متحرک جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غنہ بھی کریں کیونکہ مشدد ہے اور ہرنون مشدد میں غنہ ضروری ہے جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے

لفظ ءَاَعْجَمِیٌّ کے دوسرے ہمزہ کو نرمی سے پڑھیں اِس کو تسہیل کہتے ہیں

بَسَطْتَّ	اَحَطْتُّ	مَا فَرَّطْتُّ	مَا فَرَّطْتُّمْ

ان چار حرفوں کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے "طا" کو موٹا اور پھر "تاء" کو باریک ادا کریں اِس کو ادغام ناقص کہتے ہیں

لفظ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں

قاف کی آواز کو بالکل ختم کر کے صرف ایک کاف مشدد ادا کریں۔ اِس کو ادغام تام کہتے ہیں

پہلے قاف کو موٹا اور پھر کاف کو باریک ادا کریں اِس کو ادغامِ ناقص کہتے ہیں

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ کو بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ

پڑھیں کیونکہ اَلِاسْمُ میں اَلْ اور اِسْمٌ کا ہمزہ دونوں نہیں پڑھے جائیں گے جبکہ لکھنے میں باقی رہیں گے۔

فِیْهٖ مُهَانًا میں "ہاء" کو کھینچ کر پڑھیں گے، ہماری قرآت (روایت حفصؒ) میں اسے فِیْهِ هُدًی کی طرح فِیْهِ مُهَانًا پڑھنا صحیح نہیں

نون قطنی: چھوٹی میم کی طرح چھوٹا "ن" دونوں لفظوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے۔ اُسے اگلے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے لیکن اگر پہلا لفظ ساتھ نہ ملائیں تو چھوٹا نون نہیں پڑھا جائے گا

قَدِيْرُ ِۨ الَّذِیْ لُمَزَةِ ِۨ الَّذِیْ عَادَ ِۨ الْاُوْلٰی

قرآن کریم میں چار ایسے الفاظ ہیں جو صاد سے لکھے جاتے ہیں اور صاد پر چھوٹا سا "س" بھی لکھا جاتا ہے

وَيَبْصُۜطُ (البقرہ 2/245) بَصْۜطَةً (اعراف 7/69)

اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ (الطور 52/37) بِمُصَۜيْطِرٍ (غاشیہ 88/23)

پہلے دو لفظوں میں صرف "س" ہی پڑھیں گے نمبر۳ میں "س" اور "ص" دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں نمبر۴ میں صرف "ص" پڑھیں گے

سکون: سکون کی ادائیگی یہ ہے کہ حرف میں حرکت یا ہلنے کی کیفیت نہیں ہونی چاہیئے اسی لیے اَلْحَمْدُ کے لام کو یا اَنْعَمْتَ کے نون کو ہلانا غلط ہے

تشدید: تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے پہلے ساکن پھر متحرک اس لیے تشدید والے حرف کی ادائیگی میں دو

زائد الف بموافق رسم الخط قرآن کریم

قرآن مجید میں بعض جگہ ''الف'' لکھا گیا ہے جن پر گول (اؚ) نشان ہوتا ہے یہ الف زائد ہے وصل اور وقف دونوں میں نہیں پڑھا جاتا

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	سورۃ آیت نمبر
اَوْ يَعْفُوَا	اَوْ يَعْفُوَ	بقرہ 2/237
اَنْ تَبُوْٓءَا	اَنْ تَبُوْٓءَ	مائدہ 5/29
لِتَتْلُوَا	لِتَتْلُوَ	رعد 13/30
لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ	کہف 18/14
لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ	روم 30/39
لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ	محمد 47/4
نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	محمد 47/31
ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ	چار جگہ ہود، فرقان عنکبوت نجم
قَوَارِيْرَا (دوسرا)	قَوَارِيْرَ	دھر 76/15
لَاَاَنْتُمْ	لَا اَنْتُمْ	الحشر 59/13
بَصْطَةً	بَسْطَةً	الاعراف 7/69
يَبْصُطُ	يَبْسُطُ	بقرہ 2/245

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	سورۃ آیت نمبر
لَاۡاِلَى اللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ	آلِ عمران 3/157
وَلَاۡاَوْضَعُوْا	وَلَا وْضَعُوْا	توبہ 9/47
لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	نمل 27/21 نحل
لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ	والصافات 38/28
اَفَاۡئِنْ	اَفَئِنْ	الِ عمران 3/144
مَلَاۡئِهٖ	مَلَئِهٖ	جس جگہ بھی ہو
مَلَاۡئِهِمْ	مَلَئِهِمْ	یونس 10/43
لِشَاۡئٍ	لِشَيْءٍ	کہف 18/23
مِنْ نَّبَاۡئِ	مِنْ نَّبَئِ	انعام 7/37
وَجِاۡئَ	وَجِئَ	فجر 89/23
مِاۡئَةٌ	مِئَةٌ	جس جگہ بھی ہو
مِاۡئَتَيْنِ	مِئَتَيْنِ	جس جگہ بھی ہو
بِئْسَ الِاسْمُ	بِئْسَ لِسْمُ	الحجرات 49/11

قرآن کریم میں ایسے سات کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہُوا الف وصل میں نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے

اَنَا	جہاں کہیں بھی ہو	الرَّسُوْلَا	احزاب 33/66
لٰكِنَّا	کہف 18/38	السَّبِيْلَا	احزاب 33/47
الظُّنُوْنَا	احزاب 33/10	سَلَاسِلَا	دھر 76/4
		پہلا قَوَارِيْرَا	دھر 76/15

نوٹ: اَنَامِلَ - اَنَاسِیَّ - اَنَابَ - اَنَابُوْا
لِلْاَنَامِ میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں بعض مقامات پر حاشیہ اور ختمِ آیت پر بطورِ علامت "السجدہ" لکھا ہوتا ہے نماز میں اور پڑھنے اور سُننے والے کو ایک سجدہ لازم ہو جاتا ہے۔ یہ سجدہ اسی وقت کرنا چاہیئے کبھی رہ جائے تو اس کی قضا ثابت نہیں ہے۔

سجدہ میں یہ دُعا تین بار پڑھیں

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ
میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ہستی کے لیے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی
وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ
اور کھولے اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور مدد کے ساتھ
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
برکت والا ہے اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر سجدہ میں جائیں اور تین بار دُعا پڑھیں اور

اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر اُٹھ جائیں۔

تلاوت قرآن پاک کے فضائل

قرآن پاک کی حیثیت قانون اور تاریخ کی عام کتابوں جیسی نہیں جن سے اصل غرض صرف مسائل و واقعات ہوتے ہیں اور ان کے الفاظ کا وِرد مقصود نہیں ہوتا

بلکہ یہ محبوبِ حقیقی، خُدائے ذوالجلال کا پیغامِ محبّت ہے جس کو شوق و تعظیم کے ساتھ نمازوں میں، اور خارج نماز بار بار پڑھنے کا حکم ہے اور اس کے ہر حرف کے بدلے میں دس ۱۰ نیکیاں عطا ہوتی ہیں اٹکنے والے کو مشقت کی وجہ سے دُگنی ملتی ہیں۔

اِس عظیم اجر کی بشارت دیتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حروفِ مقطعات الٓمّٓ کی مثال دے کر فرمایا یہ تین حروف ہیں یعنی ان پر تیس نیکیاں ہیں جن حُروف کے معنیٰ اہلِ علم کو بھی نہیں معلوم نہیں ان کی مثال دینا اِس بات کی دلیل ہے کہ معنیٰ و مطلب سمجھے بغیر بھی قرآن کی تلاوت عظیم عبادت ہے۔ لیکن صرف الفاظ پر قناعت اور مطلب سے بے خبری یقیناً علمِ حقیقی سے محرومی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر قرآن سیکھنے اور سکھانے والے ہیں"

"تلاوت کرنے والا خُدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس کو بن مانگے وہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں جو دُعائیں کرنے والوں کو بھی بعض دفعہ نہیں ملتیں"۔

جو قرآن کریم کی تلاوت رکھے، اور اُس کے حکموں پر عمل کرے اُس کے والدین کو نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سُورج سے بڑھ کر ہوگی۔

قرآن کریم کا ماہر نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

جو شخص قرآن پاک پڑھ کر اُس کو اپنی زندگی پر نافذ کرے گا وہ اپنے خاندان

کے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی خود اُس کو جو ملے گا وہ بے حساب ہو گا۔

آدابِ تلاوت

تمام نیک اعمال کا ثواب رضائے الٰہی کی نیت سے ملتا ہے جو عمل شہرت یا مال کی خاطر کیا جائے، وہ مردود ہو جاتا ہے قرآن پاک باوضو ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ قرآن پاک جہاں سے بھی پڑھا جائے، پہلے استعاذہ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کا حکم ہے۔ اور سورہ توبہ کے سوا تمام سورتوں کے شروع میں بسملہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ضروری ہے۔

اگر درمیان سورت سے شروع کرنا ہو تو تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنا مستحب ہے یا صرف تعوذ بھی کافی ہے۔ تلاوت کرتے کرتے سورت شروع ہو جائے تو صرف بسم اللہ پڑھنی چاہیئے دورانِ تلاوت اجنبی گفتگو سے بچیں ورنہ دوبارہ تعوذ پڑھ کر شروع کریں قرآن مجید تکلف سے پاک اچھی آواز میں پڑھنے کا حکم ہے لیکن راگ اور نوحہ کی طرز اور فرفر پڑھنا جس سے لفظ پورے ادا نہ ہوں ممنوع ہے۔

مختلف آیات کے جوابات

رسول اللہ ﷺ آیاتِ رحمت پر سوال کرتے اور آیاتِ عذاب پر پناہ پکڑتے تھے۔ چنانچہ ذکر رحمت و جنت پر مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسَ اور رحمت والوں کے ذکر پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیے اور بیانِ عذاب پر اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْهُ اور عذاب والوں کے بیان پر اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ کہنا چاہیے (سورۃ الرحمٰن 55 میں) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کے جواب میں لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ (سورۃ واقعہ 56/94 کے آخر میں آیت نمبر 96) پر فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (سورۃ ملک 67 کے اختتام پر) اَللّٰهُ يَاْتِيْنَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى سورۃ الاعلیٰ 94 کا جواب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى والتین 98 کے آخر میں

بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰاهِدِیْنَ کہنا۔ اور سُورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے آخر میں 'امین کہنا سنّت ہے۔

تلاوتِ کلام پاک کے بعد

مجلسِ ذِکر یا تلاوتِ قرآن پاک سے فارغ ہونے پر سُورہ والصفت کی آخری تین آیات پڑھنا سلف صالحین کا طرزِ عمل ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

جب قرآن پاک ختم کیا جائے تو بہتر ہے کہ قرآن پاک کی اُسی وقت ابتداء کردی جائے سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ المفلحون تک پڑھیں۔

آخر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ وَاَمَرَنَا
بِتَرْتِيْلِهٖ وَتَجْوِيْدِهٖ حَيْثُ قَالَ : وَرَتِّلِ

امابعد

مسلمانوں کے لیے جس طرح قرآن مجید کے معانی کا سیکھنا، سمجھنا اور اس کے احکام وحدود پر عمل کرنا ایک عبادت وفریضہ ہے، اسی طرح ان پر قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر پڑھنا اور اس کے حروف کو منقول وثابت طریق کے موافق ادا کرنا بھی لازم وفرض ہے۔

اور امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے حروف وکلمات اور حرکات وسکنات آج تک محفوظ ہیں اسی طرح اس کا طریقہ ادائیگی بھی من وعن اب تک محفوظ ہے اور یہ وہ طریقہ ہے جسے "**تجوید وتصحیح**" اور "ترتیل" سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جس طرح قرآن فہمی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے "فرمودہ معانی" ہی معتبر ہو سکتے ہیں اسی طرح "انداز تلاوت" بھی وہی مقبول جو بارگاہِ نبوی ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہو۔

یہ ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حرفوں کی ادائیگی اور ان کا اصل تلفظ محفوظ ہے اور اس علم کے ضروری "مسائل وقواعد" سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہو سکتا۔

تجوید کے مطابق تلاوت نہ کرنے کی وجہ سے کلامِ الٰہی کے مطالب ومعانی اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ ایسی تلاوت بسا اوقات گناہِ کبیرہ کا سبب ہوتی ہے۔

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی جداگانہ آواز ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتے ہیں، کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ الفاظ ہی سے معانی پیدا ہوتے ہیں، اگر الفاظ بدل جائیں گے تو معانی کا بدلنا ایک ظاہری سی بات ہے مثلاً "ذَلَّ" ذال کے ساتھ ہو تو معنی ہوئے۔ وہ ذلیل ہوا۔ اور "زَلَّ" زا کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ۔ وہ پھسلا۔ "ظَلَّ" اور ظا کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ۔ وہ ہو گیا اور "ضَلَّ" ضاد کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ہیں وہ گمراہ ہوا قَلْبٌ = دل کَلْبٌ ۔ کتا نَصْرٌ = مدد ۔ نَسْرٌ = گدھ ۔ ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

ہر شخص کو چاہیئے کہ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کے لیے بھرپور کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت اس علم کو سیکھنے میں صرف کرے تاکہ مطلوب انداز میں قرآن کے حُسن سے تعلق قائم ہو سکے اور پھر اس کی بدولت "تلاوتِ قرآن" کی تمام تر فضیلتیں حاصل ہو سکیں۔

اللہ ربّ العزّت توفیق عطا فرمائے (آمین)

یہ کتاب "آسان تجوید" آپ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو عامۃ المسلمین کے لیے مفید بنائے اور ہم سب کے لیے اور ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے ۔ آمین ثم آمین

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

سلمیٰ کوکب

مخارج ← تعریف حرف کے نکلنے کی جگہ

تفصیل

مخرج نمبر	حروف کے نام	مخرج	حرف کی تعداد	حروف
1	حروفِ مدّہ	منہ کا خالی حصہ	3	ا، و، ی
2	حروفِ حلقی	اقصیٰ حلق	2	ء، ھ
3		وسطِ حلق	2	ع، ح
4		ادنیٰ حلق	2	غ، خ
6، 5	حروفِ لہاتیہ	زبان کی جڑ کوے کے قریب سے نرم تالو سے لگے	2	ق، ک (ق کی جگہ سے ذرا منہ کی جانب ہٹ کر)
7	حروفِ شجریہ	زبان بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے	3	ج، ش، ی
8	حرفِ حافیہ	زبان کی کروٹ بائیں طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے	1	ض
9	حروفِ طرفیہ	زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کا حصہ جب اوپر ایک داڑھ اور دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ل
10	=	ل کی جگہ سے لیکن ایک داڑھ کم ہو کر زبان جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ن
11	=	زبان کے کنارے کی پشت جب اوپر والے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے	1	ر
12	حروفِ نطعیہ	زبان کی نوک اوپر سامنے والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے	3	ت، د، ط
13	حروفِ لثویہ	زبان کی نوک اوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے	3	ث، ذ، ظ
14	حروفِ صفیریہ	زبان کی نوک سے جب اوپر نیچے کے اگلے دونوں دانت آپس میں ملیں	3	ز، س، ص
15	حروفِ شفویہ	اوپر والے دو دانتوں کا سرا اور نیچے کے ہونٹ کا اندرونی حصہ ملیں تو	1	ف
16		(i) ہونٹوں کو گول کرنے سے	1	و
		(ii) بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے	1	ب
		(iii) بند ہونٹوں کے خشک حصے سے	1	م
17	حروفِ غنہ	آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر گنگنی آواز میں پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں	2	ن، م اور ڈبل حرکت والے حروف

حرکات کی ادائیگی

زبر سیدھا مُنہ کھول کر ادا کیا جاتا ہے

زیر ہونٹوں کو نیچے کی طرف جھکا کر

پیش ہونٹوں کو گول نا تمام بند کر کے

تنوین ـً ـٍ ـٌ میں ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں

نونِ تنوین تنوین کو ادا کرتے وقت نون کی آواز پیدا ہوتی ہے

نونِ قطنی نونِ تنوین کو جب زیر دے کر اگلے حرف میں ملا دیں لُمَزَۃِنِ الَّذِیْ

جزم اِس ـْ ـٔ ^ شکل کی طرح ہے جزم والے حرف کو حرف سَاکن کہتے ہیں۔ جزم والا حرف پہلے حرف سے مِل کر صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتا ہے

حروفِ مدّہ حروفِ مَدّہ تین ہیں
(1) زبر کے بعد خالی اَلِف بَا
(2) زیر کے بعد جزم والی یا بِیْ
(3) پیش کے بعد جزم والا واؤ بُوْ

حروفِ لین حُروفِ لین دو ہیں (و، ی) جب یہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر زبر ہو تو ان کو نرمی سے ادا کرنا چاہیئے (بَوْ ۔ بَیْ)

ہمزہ اور الف کا فرق اَلِف ← ہمیشہ خالی ہوتا ہے اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہوتی ہے۔ درمیان یا آخر میں آتا ہے شروع میں نہیں آتا۔ یہ نرمی سے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔

ہمزہ ← چاہے الف کی شکل کا ہو لیکن زبر، زیر، اور پیش والا ہو تو ہمزہ کہلاتا ہے ہمزہ ساکن ہو تو جھٹکے اور سختی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ہمزہ سے پہلے زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ ہمزہ شروع، درمیان اور آخر میں تینوں طرح آتا ہے۔

حروفِ قلقلہ : جن حروف کو ہلا کر پڑھا جائے ب د ج ط ق

حروفِ صفیریہ : جن حروف میں سیٹی کی طرح آواز نکلے ز س ص

حروفِ مستعلیہ : جن حروف کو موٹا پڑھا جائے خ غ ص ض ط ظ ق

حروفِ شبہِ مستعلیہ : وہ حروف جو کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جائیں ا ل ر

الف کا قاعدہ الف سے پہلے موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا اور اگر اس سے پہلے باریک حرف ہو تو یہ بھی باریک ہوگا

لام کا قاعدہ لفظ اللہ یا اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام موٹا پڑھیں گے۔ اگر اس سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہی پڑھیں گے۔ باقی تمام لام باریک ہی پڑھے جاتے ہیں۔

را کا قاعدہ را کے اوپر زبر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی اور جب را کے نیچے زیر ہوگی تو وہ باریک ہوگی۔ ر ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو وہ موٹی ہوگی۔ را پر ٹھہرے وقت جب اس سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو یہ موٹی ہوگی زیر ہو تو باریک ہوگی۔

ملتی جلتی آوازوں والے حروف

حروف	آوازوں میں فرق
ع ء	کی آواز سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے قدرے نرمی اور بغیر جھٹکے والی
ت ط	باریک اور بغیر جھٹکے والی موٹی اور جھٹکے والی
ث س ص	باریک اور نرم باریک اور سیٹی والی موٹی اور سیٹی والی
ح ہ	درمیان حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے ''ھائے'' کی ھا کی طرح ہوتی ہے
ذ ز ظ ض	باریک اور نرم باریک اور سیٹی والی موٹی اور نرم بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے، جماؤ سے نکلتی ہے۔
ق ک	موٹی اور جھٹکے والی باریک اور بغیر جھٹکے والی

مدّ کے قاعدے

چار حرفوں کو کھینچ کر پڑھیں گے

1 الف خالی کو جس سے پہلے زبر ہو
2 جزم والی واء کو جس سے پہلے پیش ہو — یہ تینوں حروفِ مدہ کہلاتے ہیں
3 جزم والی ی کو جس سے پہلے زیر ہو

بڑی مدّ اور چھوٹی مدّ جس حرف پر بڑی مد ~ لکھی ہوتی ہے اس کو خوب کھینچ کر پڑھیں جس حرف پر چھوٹی مد ~ لکھی ہو یا جس کلمہ پر ٹھہریں جو **العالمین ینفقون** کی طرح ہو تو اس میں کچھ کھینچنا اور زیادہ کھینچنا دونوں طرح صحیح ہے۔

شدّ کی ادائیگی تین شوشے والی ّ کو شد کہتے ہیں۔ شدوالا حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے ایک دفعہ اپنے پہلے حرف سے مل کر دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے ساتھ لیکن درمیان میں آواز نہیں توڑتے۔ اسے سختی کے ساتھ ذرا رک کر پڑھیں

حروفِ قمری اور حروفِ شمسی اگر اَلْ یعنی لام تعریف کے بعد حروفِ شمسی آجائیں تو لام کا ادغام ہوگا یعنی لام نہیں پڑھا جائے گا۔ اگر اَلْ کے بعد حروفِ قمری آجائیں تو لام کا ادغام نہیں ہوگا بلکہ یہ پڑھا جائے گا

حروفِ شمسی ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن

حروفِ قمری ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی

نوٹ: جس لام کے بعد شدوالا حرف ہو تو وہ لام نہیں پڑھا جاتا

نون ساکن اور تنوین کے چار حال

اظہار (ظاہر کرنا) غنہ نہ کرنا	ادغام (دوحرفوں کو ملا کر پڑھنا)	اقلاب (بدلنا) (نون ساکن یا تنوین کو م سے بدل کر پڑھنا)	اخفاء (چھپانا) (ناک میں آواز چھپا کر غنہ کرنا)

اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ء - ہ - ع - ح - غ - خ) میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا

ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف (ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ل، ر میں بغیر غنہ کے اور باقی چاروں حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا

نوٹ: سات جگہ یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، قِنْوَانٌ، دُنْيَا يٰسٓ، نٓ وَالْقَلَمِ

اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد "ب" آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ علامت کے طور پر چھوٹی میم بھی لکھی جاتی ہے۔

اخفاء: نون ساکن یا تنوین کے بعد مندرجہ ذیل پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نرم غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس اخفاء کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

میم ساکن کے تین حال

ادغام: م ساکن کے بعد م آئے تو دونوں کو ملا کر غنہ کے ساتھ ادا کریں گے۔ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

اخفاء: م ساکن کے بعد ب آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کریں گے۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں

Mumtaz Nazi

اظہار م ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں ہوگا۔اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں

نوٹ: میم مشدد پر بھی غنہ ہوگا

وقف وقف کا معنی ہے ٹھہرنا۔کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرتے ہوئے سانس لینے کیلئے ٹھہرنا۔

رموزِ اوقاف وقف کی علامات کو رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔جو مندرجہ ذیل ہیں

آیت	وقف لازم	وقف مطلق	وقف جائز	وقف مجوز
○	م	ط	ج	ز

اعادہ پیچھے سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں

سکتہ سکتہ والی جگہ پر تھوڑی دیر آواز بند کی جاتی ہے لیکن سانس نہیں لیا جاتا